بجٹ تقریر 2018-19

ڈاکٹر مفتاح اسماعیل

وفاقی وزیر برائے خزانہ، مالیات اور اقتصادی امور

قومی اسمبلی 27 اپریل 2018ء

☆☆☆

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

☆☆☆☆

حصہ اول

جناب اسپیکر!

1۔ میرے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ آج میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا چھٹا بجٹ پیش کر رہا ہوں۔ پاکستانی قوم اور پارلیمنٹ کے لیے یہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ باوجود مشکلات کے ہماری حکومت نے 13 سال کی بلند ترین شرحِ نمو، کم ترین افراطِ زر اور معاشی استحکام حاصل کیا۔پوری قوم اور پارلیمنٹ مبارک باد کی مستحق ہے۔

جناب اسپیکر!

2۔ نئے مالی سال کا بجٹ پیش کرنا اس حکومت کا مقدس فریضہ ہے۔ پارلیمنٹ پر لازم ہے کہ اپنی مدت کے خاتمے سے پہلے بجٹ پر بحث کرے اور پاس کرے۔بجٹ کی منظوری کے بغیر حکومت ایک دن بھی نہیں چل سکتی۔ وفاقی بجٹ کی منظوری اس لیے بھی لازم ہے کہ وفاقی محصولات کے سالانہ تخمینے کے بغیر صوبائی حکومتیں اپنا بجٹ نہیں بنا سکتیں اور نہ ہی اپنا نظم ونسق چلا سکتی ہیں۔ بجٹ کا پاس ہونا حکومتی مشینری کے تسلسل اور اقتصادی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔ اگلی منتخب حکومت کے پاس اختیار ہوگا کہ وہ بجٹ ترجیحات میں تبدیلی کر سکے۔

جناب اسپیکر!

3۔ آج پیش کیا جانے والا بجٹ میاں نواز شریف کے Vision کا عکاس ہے۔ یہ بجٹ پاکستانی قوم کی اُمنگوں کا بھی عکاس ہے جس کی اکثریت نے 2013 میں میاں نواز شریف کو وزیراعظم منتخب کیا تھا۔ آج ہم اس ایوان میں اُن کی کمی محسوس کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

4۔ 2013 میں ہمیں ایک تباہ شدہ معیشت ورثے میں ملی۔ ترقی اور سرمایہ کاری کم، جبکہ افراطِ زر اور مالی خسارہ زیادہ تھے۔ ہمارے Forex Reserves تاریخ کی کم ترین سطح پر تھے اور بین الاقوامی سطح پر ہم دیوالیہ ہونے کے قریب تھے۔

جناب اسپیکر!

5۔ کیا ہمیں یاد ہے کہ 2008 سے 2013 کے دوران مہنگائی کی اوسط شرح 12 فیصد اور GDP میں اضافہ کی شرح صرف 2.8 فیصد تھی۔ ملک توانائی کے شدید بحران کا شکار تھا۔ شہری اور دیہاتی علاقوں میں 12 سے 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی۔ ملک میں بڑے پیمانے پر کارخانے بند

ہو رہے تھے اور بے روزگاری اور مایوسی پھیلی ہوئی تھی۔ میرے کسان بھائیوں کے پاس ٹیوب ویل چلانے کے لیے بجلی نہ تھی اور شہروں میں میری ماؤں اور بہنوں کو چولہا جلانے اور اپنے بچوں کے لیے کھانا پکانے کے لیے گیس دستیاب نہیں تھی۔

6۔ ملک دہشت گردی کی لپیٹ میں تھا اور شہری اپنے گھر میں بھی محفوظ نہیں تھے۔ بدعنوانی اور خراب حکمرانی عام تھی۔ چاروں اطراف اُداسی تھی اور قوم کا مورال پست تھا۔

جناب اسپیکر!

7۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) مئی 2013 میں حکومت میں آئی اور جلد ہی معیشت کی بہتری کے لیے ایک پروگرام ترتیب دیا۔ معیشت، توانائی اور Good governance اس ایجنڈے کے بنیادی عوامل تھے۔ ہم نے میاں نواز شریف کی قیادت میں ان چیلنجز کا سامنا کیا۔ پانچ سالوں میں ہم نے سخت محنت کی۔ مشکل اور تکلیف دہ فیصلے کیے اور کبھی اپنے ذاتی مفادات کو ترجیح نہیں دی۔ ہماری ایک اور صرف ایک ہی ترغیب رہی۔ عوام الناس کی خدمت۔ وہ عوام الناس جو کہ جمہوری نظام کے اصل مالک ہیں۔ جیسا کہ عباس تابش نے کہا ہے:

بس اتنا کہنا ہے جمہوریت کے بارے میں
قبول کیجئے جو فیصلہ عوام کریں

جناب اسپیکر!

8۔ اب میں اس ایوان کے سامنے اپنی حکومت کی معاشی کارکردگی کا جائزہ پیش کرتا ہوں۔

(1) گزشتہ سال GDP میں اضافے کی شرح 5.4 فیصد رہی جو کہ پچھلے دس برسوں کی بلند ترین شرح ہے۔ اس کے مقابلے میں پچھلی حکومت کے دوران

2008-13 میں یہ شرح سالانہ 2.8 فیصد تھی۔ موجودہ مالی سال میں یہ شرح 5.8 فیصد ہے جو کہ پچھلے 13 سال میں سب سے زیادہ ہے۔ اس شرح نمو کے ساتھ پاکستان تیزی سے ترقی کرنے والے ممالک میں شامل ہو گیا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں معاشی ترقی کی بلند شرح کی بدولت معیشت کے حجم میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ معیشت کا حجم FY2013 کے 22,385 ارب روپے کے مقابلے میں FY2018 میں 34,396 ارب روپے تک بڑھ گیا ہے۔ جبکہ اِسی عرصہ میں فی کس آمدنی 129,005 روپے سے بڑھ کر 180,204 روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ آج ہم دُنیا کی 24ویں بڑی معیشت ہیں۔

(2) **زرعی شعبہ:** زرعی شعبہ ہماری معیشت کی اہم بنیاد ہے۔ حالیہ سال زرعی شعبہ میں ترقی کی شرح 3.8 فیصد رہی جو کہ گزشتہ 18 سالوں کی بلند ترین شرح ہے۔ تمام بڑی فصلوں بشمول کپاس، چاول اور گنا کی پیداوار میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ بہتری حکومت کے گزشتہ پانچ بجٹ میں درست اور مناسب فیصلوں کی بدولت آئی۔ اس کے علاوہ سال 2015-16 میں میاں نواز شریف نے خصوصی کسان پیکیج کا اعلان کیا تھا۔ اس پیکیج کے تحت کھادوں اور زرعی ادویات کی قیمتیں کم کی گئی تھی اور زرعی قرضوں کی لاگت میں کمی اور چاول اور کپاس کے کاشتکاروں کی مالی مدد کی گئی تھی۔

(3) **صنعتی شعبہ:** صنعتی پیداوار میں اس سال 5.8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ترقی میں اضافے کی یہ شرح پچھلے دس سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ صنعتی شعبہ میں یہ ترقی تاریخ کی کم ترین شرح سود اور کئی سالوں کی لوڈ شیڈنگ اور اندھیروں کے خاتمے اور بجلی اور گیس کی متواتر فراہمی سے ممکن ہوئی ہے۔ آج صحت مند صنعتی شعبہ روزگار کے لاکھوں اضافی مواقع فراہم کر رہا ہے۔

(4) **خدمات:** Services یعنی خدمات میں Banking, Transportaion اور Retail وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔ اس سال اس شعبے میں ترقی کی شرح 6.4 فیصد رہی ہے۔ اب آپ کو یہ جان کر حیرت نہیں ہو گی کہ یہ بھی اس دہائی کی بہترین کارکردگی ہے۔

(5) **افراطِ زر:** افراطِ زر پاکستان کے غریب لوگوں پر سب سے بڑا ٹیکس ہے۔ الحمدللہ ہم نے گذشتہ پانچ برس میں اوسط افراطِ زر 5 فیصد سے کم رکھی ہے جو کہ 2008-13 میں 12 فیصد تھی۔ موجودہ مالی سال میں مارچ2018 تک افراطِ زر کی شرح 3.8 فیصد رہی اور اشیائے خورد ونوش کیلئے یہ شرح صرف 2 فیصد تھی۔ ہمارے ان پانچ سال میں قیمتوں میں جو استحکام رہا اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

(6) **مالیاتی خسارہ:** سال 2013 میں مالیاتی خسارہ GDP کا 8.2 فیصد تھا۔ ہماری حکومت نے معیشت کے استحکام کے لیے Fiscal Discipline پر سختی سے عمل کیا جس کی بدولت انشاء اللہ اس سال مالیاتی خسارہ 5.5 فیصد تک محدود رکھا جائے گا۔ہم نے حکومتی وسائل عوام کی امانت سمجھ کر صرف عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کیے۔

(7) **FBR کے محاصل:** مالی سال 2012-13 میں FBR نے 1,946 ارب روپے ٹیکس اکٹھا کیا تھا جبکہ اس سال FBR کی وصولیوں کا ہدف 3,935 ارب روپے ہے جوکہ پانچ سال پہلے کے مقابلے میں دگنا اضافہ ہے۔ Tax to GDP کا تناسب مالی سال 2012-13 میں 10.1 فیصد تھا۔ رواں مالی سال میں یہ تناسب بڑھ کر 13.2 فیصد ہو جائے گا۔ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران ٹیکس وصولیوں میں یہ غیر معمولی اضافہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کامیابی پر میں پاکستان کے ٹیکس دہندگان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

(8) **اسٹیٹ بنک کا پالیسی ریٹ** جون 2013 میں 9.5 فیصد تھا جو کم ہو کر 2017 میں 5.75 فیصد ہو گیا جو پچھلی کئی دہائیوں کی کم ترین شرح ہے۔ ایکسپورٹ ری فنانس کا ریٹ جون 2013 میں 9.5 فیصد تھا جو کہ جون 2016 میں کم ہو کر 3 فیصد ہو گیا۔ Long Term Financing Facility پر شرحِ سود 11.4 فیصد سے کم کر کے 5 سے 6 فیصد کی گئی ہے۔ تاریخ کی کم ترین شرحِ سود کی بدولت کاروبار اور صنعت میں ترقی آئی ہے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

(9) **Agriculture Credit**: پانچ سال پہلے زرعی شعبے کو قرضوں کی فراہمی 336 ارب روپے تھی جو کہ فروری 2018 میں 570 ارب ہو چکی ہے جبکہ جون 2018 کے آخر تک قرضوں کی فراہمی 800 ارب تک متوقع ہے۔ زرعی قرضوں پر شرحِ سود میں بھی کافی حد تک کمی کی گئی ہے۔

(10) **Credit to Private Sector**: نجی شعبے کے قرضوں میں 383 فیصد اضافہ ہوا جو 2013 میں 93 ارب روپے سے بڑھ کر 2018 تک 441 ارب روپے تک جا پہنچے ہیں۔

(11) **برآمدات:** اندرونی اور بیرونی وجوہات کی بنا پر برآمدات کا شعبہ دباؤ کا شکار رہا۔ حکومت کی مسلسل کوششوں، 180ارب روپے کے Export package اور Exchange Rate Adjustment کی بدولت حالیہ سال کے پہلے 9ماہ میں برآمدات میں 13فیصد اضافہ ہوا ہے اور صرف مارچ کے مہینے میں Shipment Basis پر برآمدات میں 24 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ بہتری جاری رہے گی۔

(12) **درآمدات:** اس سال جولائی سے مارچ کے دوران درآمدت میں گزشتہ سال کی اس مدت کے مقابلے میں 17فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ درآمدات میں یہ غیر معمولی اضافہ مشینری کی درآمد، صنعتی خام مال اور پیٹرولیم مصنوعات میں

اضافے کے باعث ہوا ہے۔ مستقبل میں ان درآمدات کی بدولت ملک کی پیداواری صلاحیت میں بہتری متوقع ہے جس سے برآمدات میں اضافہ ہو گا۔ اس سال CPEC کے کئی منصوبوں کی تکمیل کی بدولت جون 2018 کے بعد درآمدات میں واضح کمی متوقع ہے۔ اس کے علاوہ روپے کی قدر میں ردوبدل کی بدولت بھی درآمدات کی رفتار میں کمی متوقع ہے۔

(13) **کرنٹ اکاؤنٹ:** حالیہ مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں Productive درآمدات میں اضافے کی بدولت جاری کھاتوں کا خسارہ 12 ارب ڈالر تک بڑھ گیا ہے۔ حکومت نے اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کر لیے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ 30 جون 2018 کو Foreign exchange reserves موجودہ سطح سے بلند ہوں گے۔

(14) **بیرونی سرمایہ کاری** 2013 کے 1.3ارب ڈالر سے بڑھ کر 2017 میں 2.7ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔ حالیہ سال کے پہلے 9ماہ میں بیرونی سرمایہ کاری پچھلے سال کے اسی عرصے کے 1.9 ارب ڈالر کے مقابلے میں 2.1 ارب ڈالر رہی۔ بڑھتی ہوئی بیرونی سرمایہ کاری، سرمایہ کار کے اعتماد کا مظہر ہے۔

(15) **ترسیلات(Remittances):** 2013 میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی طرف سے بھیجی گئی ترسیلات 13.9 ارب ڈالر تھیں جو کہ مالی سال 2016-17 میں 19.3 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں۔ ہم توقع کر رہے ہیں کہ سال کے اختتام تک ترسیلات 20 ارب ڈالر تک پہنچ جائیں گی جو کہ پاکستان کی تاریخ میں ریکارڈ ہو گا۔

(16) **Foreign Exchange Reserves:** جب ہم نے حکومت سنبھالی تو Reserves 6.3 ارب ڈالر کی حد تک گر چکے تھے۔ اکتوبر 2016 تک یہ Reserves بڑھ کر 19.4 ارب ڈالر تک آ گئے۔ تاہم تجارتی خسارے کا

پر منفی اثر پڑا۔ اس وقت SBP کے Reserves 11 ارب ڈالر کے قریب ہیں۔ حکومت Reserves کو مناسب سطح پر رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ Reserves

(17) **پاکستان سٹاک ایکسچینج** مئی 2013 میں 19000 کی سطح پر تھی جبکہ موجودہ حکومت کی بہتر معاشی اصلاحات کی بدولت انڈکس مئی 2017 میں تاریخ کی بلند ترین سطح 53,124 پر پہنچ گیا۔ Market Capitalization تقریباً 100ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ مگر پھر سیاسی ہلچل کی وجہ سے دسمبر 2017 تک انڈکس 37,919 تک گر گیا۔ تاہم اس کے بعد انڈکس بہتر ہو کر اب تقریباً 46,000 پوائنٹس تک آ گیا ہے۔

(18) **نئی کمپنیوں کی رجسٹریشن:** اس سال مارچ 2018 تک 8,349 نئی کمپنیاں رجسٹر کی گئیں جبکہ پچھلے سال یہ تعداد 5,883 تھی۔ پچھلے پانچ سالوں میں 33,285 نئی کمپنیاں رجسٹر کی گئیں۔ اس کے مقابلے میں 2008-13 تک صرف 17,079 کمپنیاں رجسٹر ہوئی۔ نئی کمپنیوں کی رجسٹریشن میں اس قدر اضافہ بہتر کاروباری ترقی کی نشان دہی کرتا ہے۔

(19) **سرمایہ کاری میں اضافہ:** بہتر طرزِ حکومت، کاروبار دوست پالیسیوں اور سیکیورٹی حالات میں بہتری کی وجہ سے سرمایہ کار پاکستان کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ CPEC کے تحت اہم شعبوں بشمول توانائی، انفراسٹرکچر، مواصلات، ٹیلی مواصلات، ٹیکسٹائل اور تعمیراتی شعبوں میں وسیع سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ اس سرمایہ کاری کی بدولت توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں بہتری کی وجہ سے معیشت کی برق رفتار ترقی ممکن ہوئی ہے۔ اندرونی اور بیرونی ذرائع سے پچھلے پانچ سال کے عرصہ میں معیشت میں 223 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی ہے جبکہ 2008 سے 2013 کے دوران صرف 140 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی۔

(20) **توانائی کے شعبے میں پیش رفت:** پانچ سال پہلے ہمارے شہروں اور دیہات میں بجلی 16 سے 18 گھنٹے غائب رہتی تھی۔ ہم نے الیکشن 2013 میں سب سے بڑا وعدہ یہی کیا تھا کہ ہم بجلی کا بحران ختم کر دیں گے۔ آج یہ وعدہ پورا ہو چکا ہے۔ پاکستان کی تاریخ کے پہلے 66 (چھیاسٹھ) برسوں میں 20,000 میگا واٹ کی پیداواری صلاحیت حاصل کی گئی جبکہ پچھلے 5 سال کے مختصر دور میں 12,230 میگا واٹ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کامیابی میں میاں نواز شریف کے علاوہ میرے بڑے بھائی خواجہ محمد آصف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی شبانہ روز محنت بھی شامل ہے۔

Economic Reforms Package

جناب اسپیکر!

9۔ معاشی ترقی کی رفتار مزید تیز کرنے کے لیے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی نے حال ہی میں 5 نکاتی معاشی Reforms پیکیج کا اعلان کیا ہے جس کے ذریعے پاکستان کی تاریخ میں ٹیکس کی سب سے بڑی کمی کی گئی ہے۔ اس پیکیج میں کی گئی چیدہ چیدہ اصلاحات یہ ہیں:

(i) انفرادی ٹیکس کی شرح کو کم کیا گیا ہے۔ بارہ لاکھ روپے سالانہ آمدن یا ایک لاکھ ماہانہ آمدن والے افراد کے لیے ٹیکس سے مکمل استثنیٰ کا اعلان کیا گیا ہے جو کہ پچھلی حد سے تین گنا ہے۔ ایک لاکھ سے دو لاکھ ماہانہ آمدن والے افراد پر صرف 5 فیصد ٹیکس لاگو ہو گا۔ دو لاکھ سے چار لاکھ ماہانہ آمدن والے افراد پر ٹیکس کی شرح 10 فیصد ہو گی۔ چار لاکھ ماہانہ سے زیادہ آمدن والے افراد پر ٹیکس کی شرح 15 فیصد ہو گی۔ پاکستان میں ٹیکس کا سب سے زیادہ بوجھ متوسّط اور تنخواہ دار طبقہ پر تھا جن میں اساتذہ، ڈاکٹرز، وکلاء، نرسیں اور اکاؤنٹنٹس وغیرہ شامل

ہیں۔ٹیکس ریٹ میں کمی سے سب سے زیادہ فائدہ اسی طبقے کو ہوگا۔

(ii) وہ لوگ جن کی آمدنی قابلِ ٹیکس ہے اور وہ اپنے حصے کا ٹیکس ادا نہیں کر رہے، حکومت ان کو Tax net میں لانے کے لیے Data mining کے ذریعے نئے اقدامات کر رہی ہے۔حکومت اب ٹیکس ادا کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں کے مالی ریکارڈ کی نگرانی کرے گی اور ٹیکس چوری کی شہادت ملنے کی صورت میں اُن کو نوٹس جاری کرے گی۔

(iii) اب جبکہ ٹیکس ریٹ اتنے کم کر دیئے گئے ہیں اور Data mining کے ذریعے اثاثہ جات کی تلاش شروع کر دی گئی ہے، ہم لوگوں کو اندرون ملک غیر اعلانیہ اثاثے ڈکلیئر کرنے کا آخری موقع دے رہے ہیں۔ 30 جون 2017 سے پہلے کمائی گئی غیر اعلانیہ آمدنی اور اندرون ملک اثاثے (سونا، بانڈ، جائیداد وغیرہ) 5 فیصد ادائیگی کے بعد Regularize کیے جا سکتے ہیں۔ غیر اعلانیہ رقم سے ڈالر خریدنے والے ڈالر اکاؤنٹ ہولڈرز 2 فیصد ادائیگی سے انہیں Regularize کر سکتے ہیں۔

(iv) آزاد معیشت اور بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے 1992 میں Protection of Economic Reforms Act بنایا گیا۔ اس سہولت کے تحت زرِ مبادلہ کی اندرون اور بیرون مُلک نقل و حرکت پر کوئی پوچھ گچھ نہیں تھی۔ تاہم کالے دھن کو سفید کرنے کے لیے اس سہولت سے کچھ عناصر نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ ہم نے قانون میں اس گنجائش کو تبدیل کیا ہے اور اب صرف Filers ہی Foreign Currency اکاؤنٹس میں رقوم جمع کرواسکیں گے۔ تاہم ایک شخص کیلئے ایک لاکھ ڈالر سالانہ تک زرِ مبادلہ ملک میں لانے پر آمدنی کے ذرائع پر کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اور ٹیکس سے استثنیٰ ہوگی۔ تاہم ایک لاکھ سے بڑی رقوم پر لوگ FBR کو جواب دہ ہوں گے۔

(v) ہم لوگوں کو یہ سہولت دے رہے ہیں کہ وہ اپنے غیر ظاہر شدہ غیر ملکی اثاثہ جات 3 فیصد کی ادائیگی پر ڈکلیئر کر دیں اور اپنے Liquid assets کو 5 فیصد پر ڈکلیئر کر دیں۔

(vi) زمین اور جائیداد کی Under Declaration کو روکنے کیلئے ریاست کو اختیار ہوگا کہ وہ رجسٹری کے 6 ماہ کے اندر کوئی بھی زمین/ جائیداد کی اعلان کردہ قیمت سے دگنی قیمت پر خرید سکے۔ اس کے علاوہ Non-filer 40 لاکھ سے زائد قیمت کی جائیداد نہیں خرید سکیں گے۔ یکم جولائی 2018 سے FBR کے پراپرٹی ریٹ ختم کیے جا رہے ہیں۔ صوبوں کو DC ریٹس ختم کرنے کی بھی تجویز کر دی گئی ہے۔ Filer کے لیے جائیداد کی خرید پر ٹیکس صرف ایک فیصد ہو گا۔ یہ ایک تاریخی اقدام ہے جس سے معیشت کی Documentation میں مدد ملے گی۔

Budget Strategy :

10۔ اس سال کے بجٹ سٹرٹیجی کے کچھ اہم اہداف یہ ہیں:

(a) GDP کی شرح میں 6.2 فیصد اضافہ۔

(b) 6 فیصد سے کم افراطِ زر (Inflation) ۔

(c) Tax to GDP کی شرح 13.8 فیصد ۔

(d) بجٹ خسارہ کی شرح 4.9 فیصد۔

(e) Net Public Debt to GDP کو 63.2 فیصد تک رکھنا۔

(f) زرِمبادلہ کے ذخائر 15 ارب ڈالر اور

(g) Social Safety کے اقدامات کو جاری رکھنا۔

11۔ Medium-term Macro Economic Policy کا مقصد بہتر اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ External اکاؤنٹ کے عدم توازن کو درست کرنا ہے۔ اگلے تین سالوں میں مالیاتی خسارہ کم کیا جائے گا، Monetary policy پر محتاط نگاہ رکھی جائے گی اور سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنانے، برآمدات کے فروغ، مالی استحکام، PSEs اور توانائی کے شعبوں میں اگلے درجے کی اصلاحات کا آغاز ہوگا۔ PSEs کا خسارہ کم کرنا اور Tax Base کو وسعت دینا ہماری ترجیحات ہونی چاہئیں۔

12۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل بجٹ حکمتِ عملی پیش کی جارہی ہے:

(a) FBR Tax آمدنی کا ہدف 4,435 ارب روپے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ ہدف بہتر ٹیکس اقدامات اور بہتر ٹیکس ایڈمنسٹریشن کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔ ٹیکس Base میں اضافہ اور ٹیکس کی شرح میں کمی کی جارہی ہے۔

(b) حکومت سماجی تحفظ خاص طور پر BISP میں سرمایہ کاری جاری رکھے گی اور Targeted Subsidy سکیم کے تحت سماج کے پسماندہ طبقے کیلئے اقدامات جاری رکھے گی۔ BISP کیلئے 125 ارب روپے کی تجویز ہے جبکہ Subsidy کی مد میں 179 ارب روپے رکھنے کی تجویز ہے۔

(c) وزیراعظم کی Youth سکیم جاری ہے اس مقصد کیلئے 10ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(d) PSDP کیلئے بجٹ میں 800 ارب روپے رکھنے کی تجویز ہے جبکہ 230 ارب روپے کی اضافی رقم خود مختار اداروں، Public private partnership اور دیگر ذرائع سے مہیا کی جائے گی۔ پانی، سڑکوں، بنیادی ڈھانچے، بجلی کے شعبے اور CPEC میں سرمایہ کاری کو یقینی بنایا جائے گا۔

13۔ 7th NFC awards کے بعد وفاقی حکومت کی مالیاتی گنجائش میں 11-10 فیصد کمی آئی ہے تاہم وفاقی حکومت کی مالیاتی ذمہ داریاں کم نہ ہوسکیں۔ 7th NFC awards کے نتیجے میں آٹھ سالوں میں صوبوں کو اضافی 2500 ارب روپے منتقل ہوئے ہیں۔ اس دوران وفاقی حکومت کو خصوصی سیکیورٹی اور TDPs کے لئے خطیر رقم مختص کرنا پڑی۔

2018-19 Special Initiatives

14۔ اب میں ایوان کے سامنے ان خصوصی اقدامات کا اعلان کروں گا جو ہم نے آئندہ مالی سال کے لیے تجویز کیے ہیں۔

زراعت کا شعبہ

15۔ مضبوط زرعی شعبہ معیشت کی بہتری کا ضامن ہوتا ہے۔ پاکستان کو زرعی پیداوار میں اضافے، زرعی ٹیکنالوجی، تحقیق و ترقی اور کھیتی باڑی میں بدلتے رجحانات میں بہتری کیلئے دوبارہ ایک Second green revolution کی ضرورت ہے۔

16۔ جب تک سبسڈی کی روایت کو ختم کرکے منڈیوں کی ضروریات پر مبنی پالیسی سازی نہ کی گئی تب تک زرعی شعبے میں مثبت تبدیلی ممکن نہیں۔ لہٰذا آئندہ کیلئے وفاقی حکومت سبسڈی کے حوالے سے تمام فیصلے صوبائی حکومتوں پر چھوڑتی ہے جبکہ وفاقی حکومت کی توجہ اب تحقیق و ترقی کیلئے سازگار ماحول مہیا کرنے ، پیداوار میں اضافے، منڈیوں تک رسائی، انتظامات اور ٹیکنالوجی میں بہتری لانے پر ہوگی۔ اس حوالے سے ہم ابتدائی طور پر جن اقدامات کا اعلان کر رہے ہیں وہ کچھ یوں ہیں:

(1) **سال 18-2017 میں دی جانے والی مراعات کو جاری رکھنا:**

گزشتہ بجٹ میں جن مراعات کا اعلان کیا گیا تھا ان میں شرحِ سود میں کمی، زرعی قرضہ جات کی حد میں اضافہ، Harvester پر کسٹم ڈیوٹی میں چھوٹ، سورج مکھی اور کنولا کے بیج کی درآمد پر جنرل سیلز ٹیکس (GST) کے خاتمے جیسے اقدامات شامل تھے۔ مالی سال 19-2018 کے دوران بھی یہ سب مراعات جاری رکھی جائیں گی۔

(2) **تمام کھادوں پر جنرل سیلز ٹیکس کی یکساں شرح کا نفاذ:**

کاشتکاری کے حوالے سے کھاد کی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے کھاد پر سیلز ٹیکس میں کمی کی جو کہ DAP پر 17 فیصد کی بلند شرح سے کم کرکے 4 فیصد کی گئی جبکہ یوریا پر 5 فیصد اور دیگر کھادوں پر 9 سے 11 فیصد تک کمی کی گئی۔ مجھے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یکم جولائی 2018ء سے تمام کھادوں پر جنرل سیلز ٹیکس کی شرح کو یکساں کرتے ہوئے 2 فیصد تک کم کر دیا جائے گا۔

(3) زرعی مشینری پر GST کی شرح کو موجودہ 7 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد تک کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔

(4) ڈیری اور لائیو سٹاک کیلئے بھی ٹیکس اور ڈیوٹی میں چھوٹ کی تجویز ہے۔ اس حوالے سے مزید تفصیلات کا اعلان بجٹ تقریر کے حصہ دوئم میں کیا جائے گا۔

(5) **کپاس کی پیداوار اور معیار میں بہتری:**

ملکی معاشی ترقی اور برآمدات میں اضافے کیلئے کپاس کی معیاری اور وسیع پیداوار بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ پاکستان کپاس کی پیداوار کے حوالے سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ لیکن کپاس کی مصنوعات کی برآمد کے لحاظ سے پاکستان بہت پیچھے

ہے۔ ہمیں Export Value میں بہتری کیلئے معیار اور مقدار دونوں میں بے حد اضافے کی ضرورت ہے۔ اس امر کے پیشِ نظر Cotton کے subject کو وزارت ٹیکسٹائل سے لے کر Ministry of National Food Security and Research کے حوالے کیا گیا ہے۔

وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر کپاس کی پیداوار اور معیار کی بہتری کے لیے کوششیں کر رہی ہے۔ Plant Breeders Rights Act کو حال ہی میں ہماری حکومت نے نافذ کیا ہے جو کہ گذشتہ 15 برس سے التوا کا شکار تھا۔ اس قانون کے تحت قائم ہونے والی Plant Breeders Registry سے بہتر معیار کا بیج دستیاب ہو سکے گا جس سے ملک میں کپاس اور دیگر فصلوں کی زیادہ پیداوار والی اقسام کی کاشت ممکن ہو گی۔

(6) **زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے سستی بجلی:**

فصلوں کیلئے پانی کی فراہمی نہایت ضروری ہے۔ اس لیے حکومت زرعی ٹیوب ویلوں کو کم قیمت پر بجلی فراہم کر رہی ہے۔ مالی سال 2018-19 کے دوران بھی یہ اسکیم ان علاقوں میں جاری رکھی جائے گی جہاں صوبائی حکومتیں اس سبسڈی کا نصف بوجھ برداشت کرنے پر متفق ہوں گی۔

(7) **زرعی تحقیق کیلئے امدادی فنڈ کا قیام:**

حکومت 5 ارب روپے سے Agriculture Support Fund قائم کر رہی ہے۔ یہ فنڈ زرعی پیداوار میں اضافے کیلئے پودوں اور بیج کی جدید اقسام پر کی جانے والی تحقیق و ترقی کیلئے مالی معاونت فراہم کرے گا۔اس فنڈ کا انتظام وزارتِ خزانہ اور Ministry of National Food Security and Research مشترکہ طور پر چلائیں گے۔

(8) **زرعی ٹیکنالوجی فنڈ:**

حکومت نے ملک میں زرعی ٹیکنالوجی کی ترویج کیلئے 5 ارب روپے سے ایک علیحدہ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فنڈ بھی مشترکہ طور پر وزارت خزانہ اور Ministry of National Food Security and Research کے زیر انتظام ہوگا۔ یہ فنڈ مختلف اداروں کے تعاون سے جدید زرعی ٹیکنالوجی کی مقامی سطح پر تیاری کو فروغ دے گا۔

(9) **زرعی تحقیقی اداروں کی بحالی:**

Ministry of National Food Security and Research زرعی تحقیقی اداروں کو فعال کرنے اور ان کو عالمی معیار کے برابر لانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ اس حوالے سے ضروری مالی امداد کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

برآمدات میں اضافہ:

17۔ گذشتہ 5 سالوں کے دوران ہم نے ٹیکسٹائل اور دیگر شعبوں کی برآمدات میں بہتری کیلئے کئی اقدامات کیے۔ ان اقدامات میں LTFF اور ERF پر مارک اَپ کی شرح میں بالترتیب 5 فیصد اور 3 فیصد تک کی تاریخی کمی، ٹیکسٹائل مشینری کی ڈیوٹی فری درآمد، صنعتوں کیلئے بجلی اور گیس کی بلاتعطل فراہمی، 5 بڑے برآمدی شعبہ جات کیلئے Zero-rating کی سہولت اور 180 ارب روپے کا Export Package شامل ہے۔

18۔ یہ اقدامات برآمدات میں کمی کی فوری روک تھام کیلئے کیے گئے تھے۔ ہمیں اب وقتی اور عارضی حل ڈھونڈنے کی بجائے منڈیوں کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے سرے سے پالیسی سازی کرنی ہوگی۔ آئندہ لائحہ عمل کے طور پر معقول سبسڈیز کے ساتھ ساتھ پیداواری لاگت میں بھی

کمی کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس کا آغاز ہم اسی بجٹ سے کر رہے ہیں جیسا کہ:

(a) **Zero-Rating Regime:** ٹیکسٹائل، چمڑے اور کھیلوں کی مصنوعات، آلاتِ جراحی اور قالین بافی جیسے پانچ بڑے برآمدی شعبہ جات کو Zero-Rated Sales Tax Regime میں جاری رکھا جائے گا۔

(b) حکومت نے آلو کی برآمد پر Freight Support دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کی تفصیل طے کی جا رہی ہے۔

(c) **LTFF and ERF Rates** : اسٹیٹ بنک کی پالیسی کے تحت Long Term Financing Facility اور Export Refinance Facility پر مارک اَپ کی کم شرح جاری رہے گی۔

(d) **Textile Policy اور Strategic Trade Policy Framework کے تحت Export Promotion کی اسکیمیں:** ٹیکسٹائل پالیسی 19-2014 کے تحت دی جانے والی مراعات مالی سال 19-2018 میں بھی جاری رہیں گی۔ وزارتِ تجارت Strategic Trade Policy Framework 2018-23 پر کام کر رہی ہے۔ ان پالیسیوں کے تحت شروع کی جانے والی اسکیموں کے لیے 10 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(e) **Tariff Restructuring :**
برآمدی صنعتوں میں بطور خام مال استعمال ہونے والی متعدد اشیاء پر ٹیکس کی شرح میں کمی تجویز کی گئی ہے۔ ان کی تفصیلات Finance Bill کے حصہ دوئم میں بیان کی جائیں گی۔ ٹیکسوں کی شرح پر اس نظرثانی سے برآمدات کی Competitiveness بڑھنے کے ساتھ ساتھ Current Account خسارہ کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

(f) **برآمدی شعبہ جات کے Refunds:**

Exporters کے Refunds کے حوالے سے درپیش مسائل کے حل کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کئے جاتے ہیں:

(i) ہم برآمدی شعبے کے لیے کی جانے والی درآمدات پر Zero Rating کی طرف جا رہے ہیں تا کہ نئے Refund Claims میں واضح کمی آ سکے۔

(ii) یکم جولائی 2018 سے زیر التوا Refund Claims کو اگلے 12 ماہ کے دوران مختلف مراحل میں ادا کیا جائے گا۔

(iii) یکم جولائی 2018 کے بعد تمام نئے Refund Claims پر قانون کے مطابق ماہانہ ادائیگی کی جائے گی اور کوئی تاخیر نہیں ہو گی۔

(g) حکومت پاکستان برآمدات کے فروغ کیلئے ایک نئے ایکسپورٹ پیکیج پر کام کر رہی ہے۔ مجوزہ ایکسپورٹ پیکیج معروضی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے value added sector اور non traditional products کی برآمدات بڑھانے پر توجہ دے گا۔

مالیاتی شعبہ

ترسیلاتِ زر (Remittances)

19۔ بیرونِ ملک پاکستانیوں کی طرف سے آنے والی ترسیلاتِ زر ملکی زرِمبادلہ کا بڑا ذریعہ ہیں۔ قانونی ذرائع سے ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت نے آئندہ مالی سال میں جن مراعات کا فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہیں:

(a **سمندر پار پاکستانیوں کیلئے انعامی اسکیم:** ملک میں آنے والی وہ تمام ترسیلاتِ زر

جو کہ کمرشل بنکوں، ایکسچینج کمپنیوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے ذریعے آئیں گی انہیں Lucky Draws میں شامل کیا جائے گا۔ اسٹیٹ بنک بہت جلد اس انعامی سکیم کی تفصیلات کا اعلان کرے گا۔

20۔ **زرعی قرضوں کے ہدف میں اضافہ:** چھوٹے کسانوں کے لیے قرضوں کی دستیابی اور رسائی بہت اہم ہے۔ ہماری حکومت نے زرعی قرضہ جات کا ہدف 2013 کے 315 ارب روپے سے بڑھا کر 2018 میں 1001 ارب روپے کر دیا۔ آئندہ مالی سال کے لیے اس ہدف کو 1100 ارب روپے تک بڑھایا جا رہا ہے۔

Production Index Units:

21۔ اسی طرح زرعی پیداوار پر ہونے والے اخراجات میں اضافے اور قرضہ جات کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر PIU کی قدر کو 6 ہزار روپے تک بڑھایا جائے گا۔ PIU کی قدر 2013 میں 2000 روپے تھی جسے ہم نے رواں مالی سال میں 5000 روپے تک بڑھایا تھا۔

فلم اور ڈرامہ انڈسٹری

جناب اسپیکر!

22۔ پاکستان کی فلم انڈسٹری جو کہ 60 کی دہائی میں دنیا کی تیسری بڑی انڈسٹری تھی۔ حکومت اس کے لیے ایک مالی پیکیج کا اعلان کرنے جا رہی ہے۔ اس پیکیج کا مقصد فلم انڈسٹری کی ترقی کے لیے سازگار ماحول اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنا اور پاکستانی کلچر کو فروغ دینا ہے۔ اس پیکیج کی بنیادی خصوصیات یہ ہیں۔

(a ڈرامہ، فلم سازی اور سینما کے equipment کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کی شرح کم کر کے 3 فیصد اور سیلز ٹیکس کم کر کے 5 فیصد کیا جا رہا ہے۔

(b فلم اور ڈرامہ کے فروغ کیلئے Revolving Fund قائم کیا جا رہا ہے جس سے فلم انڈسٹری اور مستحق فنکاروں کو مالی امداد دی جائے گی۔

(c اس کے علاوہ فلم کے Projects پر سرمایہ کاری کرنے والے افراد اور کمپنیوں کیلئے 5 سال تک انکم ٹیکس پر 50 فیصد چھوٹ دی جا رہی ہے۔

(d پاکستان میں بننے والی غیر ملکی فلموں پر عائد انکم ٹیکس پر 50 فیصد چھوٹ دی جا رہی ہے۔

23۔ فلم پالیسی کی مزید تفصیلات میری چھوٹی بہن مریم اورنگزیب کچھ دنوں میں پیش کریں گی۔

کراچی کی ترقی

24۔ کراچی پاکستان کی کاروباری اور تجارتی سرگرمیوں کا گڑھ ہے اور ملکی آمدن میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ 2013 میں اقتدار میں آنے کے بعد پاکستان مسلم لیگ(ن) حکومت نے بڑی کامیابی سے کراچی میں امن و امان کو بحال کرتے ہوئے کاروباری طبقے کے اعتماد میں اضافہ کیا اور معاشی سرگرمی کو فروغ دیا۔ جہاں لاہور اور ملتان کی میٹرو بس منصوبوں کو صوبائی حکومتوں نے فنڈ کیا وہیں کراچی میں Green Line Rapid Transit System کو وفاقی بجٹ سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ موجودہ مالی سال تک اس منصوبے پر 16 ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس حوالے سے سڑکوں اور پلوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جبکہ صوبائی حکومت ابھی تک بسوں کی خریداری کے لیے Contract

جاری نہیں کرسکی۔ آج میں یہ پیشکش کرتا ہوں کہ اگر سندھ حکومت کراچی کیلئے بسیں نہیں خرید سکتی تو وفاقی حکومت ایسا کرنے کو تیار ہے۔

25۔ پچھلی حکومت کے دوران یہ طے پایا تھا کہ وفاقی حکومت K4 Water Project کی لاگت کا ایک تہائی حصہ ادا کرے گی۔ تاہم اس حوالے سے کوئی ادائیگی نہیں کی گئی اور یہ منصوبہ شروع نہیں ہو سکا تھا۔ یہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت تھی جس نے K4 منصوبے کیلئے فنڈز کا اجراء کیا اور میاں نواز شریف نے کل لاگت کا 45 فیصد ادا کرنے کی بھی رضا مندی ظاہر کی۔ یہ منصوبی تاخیر کا شکار ہے جس کی وجہ سے منصوبے کی لاگت میں 400 فیصد سے بھی زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

26۔ کراچی کو پانی کے شدید بحران کا سامنا ہے عرصہ دراز سے پیش اس مسئلے کے حل کے لیے آج وفاقی حکومت سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے کے پلانٹ کی نئ اسکیم کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ پلانٹ نجی شعبے کے ذریعے تعمیر کیا جائے گا اور یومیہ 50 ملین گیلن پانی فراہم کرے گا جس سے کراچی میں پینے کے پانی کے مسائل کافی حد تک کم ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ اپنے شہر میں پانی کے مسئلے کو حل کرنے میں کردار ادا کرنا میرے لیے فخر کی بات ہو گی۔ اس مقصد کے لیے وفاقی حکومت نجی شعبے کے ساتھ شراکت داری سے ضروری فنڈز اور گارنٹی کا بند و بست کرے گی۔

27۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم نے کراچی کے لیے 25 ارب روپے کے خصوصی Package کا بھی اعلان کیا ہے۔ اس پیکیج میں بنیادی ڈھانچے اور سماجی شعبے کی سہولتوں کے علاوہ سڑکوں، پلوں

اور آگ بجھانے کے منصوبوں کی منظوری دی جا چکی ہے اور اس مقصد کے لیے موجودہ سال کے بجٹ میں 3 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے لیے اس مد میں 5 ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میری ذاتی درخواست پہ وزیرِ منصوبہ بندی جناب احسن اقبال نے کراچی میں Expo Centre کی توسیع کیلئے رقم فراہم کر دی ہے

Childhood Development

جناب اسپیکر!

تعلیم

28۔ ہم ایک نئے پروگرام کا آغاز کر رہے ہیں جس کا نام 100,100,100 ہے۔ یہ وفاقی حکومت کا عہد ہے کہ 100 فیصد بچوں کے سکول میں داخلے، 100 فیصد بچوں کی سکول میں حاضری اور بفضلِ تعالیٰ 100 فیصد بچوں کے کامیابی سے فارغ التحصیل ہونے کو یقینی بنائے گی۔ یہ محض وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی کا ہی نہیں بلکہ پوری پارلیمنٹ کا پاکستان کے بچوں سے عہد ہے۔ 70 سال کی طویل مدت کے بعد بھی ہم پاکستانی رہنماؤں نے اس ملک کے بچوں کو مایوس کیا ہے۔ ہم ان کو تعلیم کی روشنی فراہم نہیں کر سکے۔ اب ایسا نہیں ہو گا۔ اگرچہ تعلیم کا شعبہ اب صوبوں کو منتقل ہو چکا ہے۔ پھر بھی وفاقی حکومت مالی اور انتظامی لحاظ سے ہر صوبے کو اس مقصد کے حصول میں معاونت فراہم کرے گی۔ یہ کوئی سیاسی معاملہ نہیں ہے یہ ایک قومی عہد ہے جو میں آج پاکستان کے بچوں سے کر رہا ہوں۔ ہم آپ کو تعلیم دیں گے اور ہم 100,100,100 پر مُصِر رہیں گے۔

غذائیت

جناب اسپیکر!

29۔ تین بچوں کے باپ کی حیثیت سے مجھے یہ بتاتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے ملک کے 39 فیصد بچے خوراک اور غذائیت کی کمی کی وجہ سے Stunted growth کا شکار ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ ہم سب کے لیے چونکا دینے والی بات ہے۔ ایسا اب مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔

30۔ آج میں وزیر اعظم کی ہدایت پر اس مقصد کے لیے 10 ارب روپے کی رقم سے ایسے پروگرام کا اعلان کرتا ہوں جس سے بچوں میں نشونما کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔ اگر یہ پروگرام بہت جلد فعال ہو گیا تو میں ساری پارلیمنٹ کی جانب سے اس عزم کا اعلان کرتا ہوں کہ اس مقصد کے لیے جو بھی رقم درکار ہوئی وہ Supplementary Grant کے ذریعے مہیا کی جائے گی۔ آج بابائے قوم کی تصویر کے سامنے پاکستانی جمہوریت کے اس مرکز میں پارلیمنٹ اور وزیراعظم کی طرف سے اس امر کا اعادہ کرتا ہوں کہ 2020 تک ملک سے بچوں میں Stunting کے مسئلے کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

ترقیاتی منصوبہ PSDP

جناب اسپیکر!

31۔ پچھلے پانچ برسوں میں ہماری حکومت نے ترقیاتی اخراجات میں کئی گنا اضافہ کیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 2008 سے 2013 کے دوران PSDP کی مد میں خرچ کیے جانے والے 1300 ارب روپے کے مقابلے میں 3,000 ارب روپے خرچ کئے جو کہ 230 فیصد کا اضافہ ہے۔ میں اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ عوام کا یہ پیسہ میرے بھائی احسن اقبال کی نگرانی میں

عوام کی فلاح و بہبود پر انتہائی ایمانداری اور شفافیت کے ساتھ خرچ کیا گیا۔

32۔ اب جبکہ معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقیاتی پروگرام کے ذریعے سرمایہ کاری جاری ہے، میں چاہوں گا کہ CPEC کے منصوبوں پر روشنی ڈالوں۔ CPEC کے تحت زیادہ تر سرمایہ کاری توانائی، سڑکوں، مواصلات کے بنیادی ڈھانچے اور گوادر پر ہے۔ CPEC کے تحت ہماری حکومت نے شمالی پاکستان کو گوادر سے ملانے کے لیے سڑکوں کے منصوبے شروع کیے ہیں۔ Trans-Pakistan Corridor کے تحت موٹرویز اور سپیشل Economic Zones بنائے جا رہے ہیں جن سے روزگار کے مواقع، پیداواری صلاحیت میں اضافہ، خوشحالی اور ترقی متوقع ہے۔ کراچی سے لاہور موٹروے، تھاکوٹ، حویلیاں موٹر وے، Estbay ایکسپریس وے گوادر اور بہت ساری دوسری سڑکوں کے ذریعے پاکستان میں گلگت بلتستان، KPK ، پنجاب ، بلوچستان اور سندھ کو ایک دوسرے سے منسلک کیا جارہا ہے، جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔

33۔ CPEC کے تحت حکومت نے Mainline-1 پر کراچی سے پشاور تک ٹرینوں کی رفتار کو 3 گنا تک بڑھانے کا منصوبہ تشکیل دیا ہے۔ Mainline-1 پر ٹرینوں کی موجودہ اوسط رفتار 55 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے جسے سال 2021 تک 160 کلومیٹر فی گھنٹہ تک بڑھایا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت کراچی تا پشاور اور ٹیکسلا تا حویلیاں ریلوے ٹریک کو dualize کیا جائے گا۔ اس پر 900ارب روپے سے زیادہ کی لاگت آئے گی۔ اس منصوبے کے نتیجے میں لوگ ملک کے شمال سے جنوبی علاقوں تک 12 گھنٹے یا اس سے بھی کم وقت میں سفر کرسکیں گے۔

توانائی

جناب اسپیکر!

34۔ ہماری حکومت نے توانائی کے شعبے میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے بجلی کی فراہمی کا اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اب تک 12,230 میگاواٹ اضافی بجلی National Grid میں شامل کی ہے۔بجلی کے اہم منصوبوں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

a) نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ 969 میگاواٹ کا Run of River منصوبہ ہے جوکہ انجینئرنگ کا شاہکار ہے جس کا 90 فیصد حصہ زیرِ زمین ہے۔حال ہی میں وزیرِ اعظم نے اس کے پہلے ٹربائن کا افتتاح کیا ہے۔

b) تربیلا پاور اسٹیشن میں چوتھے یونٹ کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے بجلی کی پیداوار میں 1410 میگاواٹ کا اضافہ ہوا۔

c) حویلی بہادر شاہ، بھکی اور بلوکی میں 3600 میگاواٹ کے RLNG Based پلانٹس لگائے گئے ہیں۔

d) ساہیوال اور پورٹ قاسم میں واقع پاکستان کے پہلے Super-Critical Coal-fired پاور پلانٹس فعال ہوچکے ہیں۔

e) 680 میگاواٹ کے چشمہ نیوکلیئر پلانٹس C-III اور C-IV بھی فعال ہو چکے ہیں۔

f) 1000 میگاواٹ سے زیادہ Renewable Energy کے منصوبے جو بغیر کسی ایندھن کے بجلی بنائیں گے۔

35۔ تاہم بجلی کے شعبے میں ہماری سرمایہ کاری صرف یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ مالی سال 2018-19 کے دوران بجلی کے شعبے میں 138 ارب روپے کی سرمایہ کاری تجویز کی گئی ہے۔جس کی

تفصیل کچھ یوں ہے:

a) 27.5 ارب روپے کی لاگت سے جامشورو سندھ میں 600MW کے دو Coal Fired Power Projects لگائے جائیں گے۔

b) خیبر پختونخواہ کے ضلع کوہستان میں Dasu Hydro Power Project کی تعمیر کے پہلے مرحلے کے لیے 76 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

c) نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے لیے 32.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور

d) تربیلا 4th Extention ہائیڈروپاور پراجیکٹ کے لیے 13.9 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پانی

جناب اسپیکر!

36۔ میں پاکستان کے عوام کو دیامر بھاشا ڈیم کی حالیہ منظوری کے تاریخی موقع پر مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا جس پر کُل لاگت 474 ارب روپے آئے گی۔ ڈیم میں 64 لاکھ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو گی۔ اس ڈیم سے ہماری پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش 38 دن سے بڑھ کر 45 دن ہو جائے گی۔ اس منصوبے کے لیے مالی سال 2018-19 کے دوران 23.7 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ پانی کے شعبے میں مجموعی سرمایہ کاری 2017-18 کے 36.7 ارب سے بڑھ کر 2018-19 میں 79 ارب روپے ہو جائے گی۔

قومی شاہراہیں

جناب اسپیکر!

37۔ شاہراہوں کا ایک موثر نظام معاشی ترقی کا ضامن ہے۔ مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے شاہراہوں پر سرمایہ کاری کو 13-2012 کے 50 ارب روپے کے مقابلے میں سال 18-2017 میں 320 ارب روپے تک بڑھا دیا۔ گذشتہ 5 سالوں کے دوران اس سلسلے میں PSDP سے 842 ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ جبکہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے بجٹ کے علاوہ 500 ارب روپے کی فنانسنگ کا بندوبست بھی کیا گیا۔ اس سرمایہ کاری کے نتیجے میں 3655 کلومیٹر نئی شاہراہیں تعمیر کی گئیں جس میں 1785 کلومیٹر کی موٹر ویز شامل ہیں۔

38۔ 1990 کی دہائی میں میاں نواز شریف پشاور سے لاہور کے سفر میں انقلابی تبدیلی لے کر آئے۔ اپنے موجودہ دور میں انہوں نے اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ پورے ملک میں آمدورفت کے لیے ایسا ہی نظام موجود ہو۔ پورے ملک میں موٹر وے کا جال بچھانے کا ان کا خواب تکمیل کے نزدیک ہے۔ موجودہ مالی سال کے اختتام تک ملک میں موٹرویز کی لمبائی 2500 کلومیٹر تک پہنچ جائے گی۔ اب تک مکمل ہونے والے منصوبوں کی فہرست یوں ہے:

☆ 58 کلومیٹر فیصل آباد۔گوجرہ موٹر وے
☆ 136 کلومیٹر حیدر آباد۔کراچی موٹر وے
☆ 56 کلومیٹر خانیوال۔ملتان موٹر وے

39۔ اس سال ہم یہ منصوبے مکمل کریں گے:۔

☆ خضدار شہداد کوٹ موٹروے
☆ 230 کلومیٹر لاہور۔ملتان موٹروے

☆ 62 کلومیٹر گوجرہ۔شورکوٹ موٹروے

☆ 64 کلومیٹر شورکوٹ۔خانیوال موٹروے

☆ 91 کلومیٹر سیالکوٹ۔لاہور موٹروے

☆ 57 کلومیٹر ہزارہ موٹروے

40۔ ملک کے مغربی حصے میں North-South Connection کو اسلام آباد-پشاور موٹر وے پر برہان سے لے کر ڈیرہ اسماعیل خان اور آگے براستہ ژوب کوئٹہ تک موٹرویز اور ہائی ویز کی تعمیر کے ذریعے بہتر بنایا جا رہا ہے۔ یہ کام 2020ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ میاں محمد نواز شریف پہلے ہی گوادر تا کوئٹہ لنک کا افتتاح کر چکے ہیں جس کی بدولت گوادر اور کوئٹہ کا درمیانی فاصلہ 24 گھنٹے سے کم ہو کر 8 گھنٹے رہ گیا ہے۔ اس طرح پہلی بار گوادر پورٹ سے وسطی ایشیاء اور افغانستان بھی منسلک ہو گئے ہیں۔

41۔ بجٹ 19-2018 میں ہم نے شاہرات کے لیے 310ارب روپے تجویز کیے ہیں۔

ریلویز

42۔ گذشتہ پانچ سال میں پاکستان ریلوے کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سال 19-2018 کے بجٹ کیلئے 35 ارب روپے کی Recurrent بجٹ گرانٹ کے علاوہ ترقیاتی سرمایہ کاری کیلئے 39 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

گوادر کی ترقی

43۔ گوادر کی بندرگاہ کو عالمی تجارت کیلئے مکمل فعال کرنے کا خواب اب بتدریج حقیقت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ سال19-2018 کے بجٹ میں ہمارا بنیادی مقصد جاری منصوبوں کی تکمیل کیلئے ضروری وسائل مختص کرنا ہے۔ ان منصوبوں میں گوادر ایئر پورٹ اور اس سے ملحقہ سڑکوں کی تعمیر، پورٹ کی سہولیات بشمول، صاف پانی کا پلانٹ، 50 بیڈز کے ہسپتال کو 300 بیڈز تک اَپ گریڈ کرنا، گوادر ایکسپورٹ پراسیسنگ زون کیلئے انفراسٹرکچر کی تعمیر، CPEC انسٹیٹیوٹ کا قیام اور ڈیموں کی تعمیر شامل ہے۔2018 کے PSDP میں گوادر کی ترقی کے 31 منصوبوں پہ 137 ارب روپے کی لاگت آئے گی۔

Human Development:

44۔ وفاقی حکومت اعلیٰ تعلیم، بنیادی صحت کی سہولیات اور نوجوانوں کیلئے پروگرامز کے حوالے سے مالی مدد جاری رکھے گی۔ اس مقصد کیلئے ہم PSDP میں HEC کیلئے 57ارب روپے ، بنیادی صحت کیلئے 37 ارب روپے جبکہ Youth Programme کیلئے 10 ارب روپے مختص کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت 50 لاکھ سے زائد خاندانوں کو مالی امداد فراہم کر رہی ہے جبکہ پاکستان بیت المال اور Poverty Alleviation Fund کیلئے بھی رقوم مختص کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ حکومت صوبائی حکومتوں کے اشتراک سے ملک بھر میں کھیلوں کے 100 اسٹیڈیم بنائے جا رہے ہیں۔

صحت

45۔ موجودہ حکومت نے صحت کے شعبہ میں بڑے پیمانے پر اصلاحات کی ہیں۔ عوام کو صحت کی معیاری سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

46۔ 18ویں آئینی ترمیم کے تحت صحت کے شعبہ کو صوبوں کے حوالے کئے جانے کے باوجود وفاقی حکومت اس شعبہ میں اپنی ذمہ داریوں سے روگردانی نہیں کر سکتی تھی۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ غریب عوام کو صحت کی معیاری سہولیات فراہم کرنے کیلئے پرائم منسٹر نیشنل ہیلتھ پروگرام کا اجراء کیا گیا جس کے تحت 30 لاکھ خاندانوں کو 41 اضلاع میں سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں سے صحت کی معیاری سہولیات بالکل مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔

47۔ اس پروگرام کا دائرہ ملک کے تمام اضلاع تک پھیلایا جا رہا ہے۔ اس پروگرام سے Universal Health Coverage اور Sustainable Development Goals کے اہداف کے حصول میں مدد مل رہی ہے۔

48۔ پاکستان میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے کیسز کے پیش نظر صوبوں کے ساتھ مل کر National Hepatitis Strategic Frame Work تیار کیا گیا۔ ہیپاٹائٹس کی دوا کو کم ترین سطح پر لایا گیا ار ملک میں اس کی ادویات کی تیاری کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

49۔ بچوں اور خواتین کے حفاظتی ٹیکہ جات کے پروگرام کے تحت ویکسین کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا گیا اور اس کی storage اور ترسیل کے نظام کو عالمی معیار کے مطابق ISO سے تصدیق شدہ بنایا گیا۔

50۔ قومی ادارہ صحت میں ویکسین کی تیاری کو عالمی معیار سے ہم آہنگ کیا گیا اور عرصہ سے غیر فعال ویکسین کی تیاری کو بحال کیا گیا۔

51۔ صحت کے شعبہ میں مستند data کی پالیسی سازی میں اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے وفاقی سطح پر عالمی معیار کا Dasboard قائم کیا۔

52۔ درست اعداد و شمار کے حصول کیلئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر 2 سے 3 سال کے وقفہ سے صحت کا مروجہ سروے کرایا جائے گا جو کہ عالمی معیار کے مطابق ہوگا۔

بچوں میں بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام

53۔ آج ٹیکنالوجی کی بدولت کئی اہم مسائل کا سادہ ، آسان اور سستا حل موجود ہے۔ اگر ساتذہ کو مناسب موبائل Applications مہیا کی جائیں تو وہ طالبعلموں کی آنکھوں میں دیکھ کر امراض کی تشخیص کر سکتے ہیں۔ اس کے تحت امراض کی تشخیص ابتدائی مرحلے پر ہوسکتی ہے اور آسان اور سستا علاج ممکن ہے۔جلد ہی یہ پروگرام ابتدائی طور پر پاکستان کے پسماندہ اضلاع میں شروع کئے جائیں گے اور پھر تمام سرکاری سکولوں تک یہ سہولت دی جائے گی۔ مناسب وقت آنے پر ہم پرائیویٹ سکولوں کو بھی یہ سہولت مہیا کرنے پر زور دیں گے۔ فیڈرل منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز بہت جلد اس موضوع پر اپنی رہنمائی شروع کرے گی۔

خصوصی علاقہ جات (Special Areas)

54۔ آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کیلئے 44.7 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ آزاد

جموں و کشمیر کے عوام کی سہولت کیلئے آج ہم Lipa Tunnel کی تعمیر کے خصوصی منصوبے کا اعلان کرتے ہیں۔ FATA کیلئے 24.5 ارب روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ فاٹا کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے 100 ارب روپے کی لاگت سے خصوصی ترقیاتی پروگرام دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت سال 19-2018 میں 10 ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

امن عامہ (Peace and Security)

55۔ اللہ کا شکر ہے کہ آج پاکستان گزشتہ 15 سالوں کی نسبت زیادہ پرامن ہے۔ ہمارے فوجی اور نیم فوجی اداروں نے ملک کیلئے دلیری سے لڑتے ہوئے جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ آپریشن ضربِ عضب کے ذریعے شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے آخری ٹھکانے بھی تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ میں ان جوانوں، افسروں اور شہریوں کو سلام پیش کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہمارے آج اور ہمارے بچوں کے کل کیلئے اپنی جانوں کی قربانی دی۔

56۔ فوجی آپریشن والے علاقوں میں سے لاکھوں لوگوں کو نقل مکانی کرنا پڑی۔ ہم ان کی قربانیوں کو یاد رکھیں گے۔ حکومت اس بات کی یقین دہانی کروانا چاہتی ہے کہ ضرورت کی اس گھڑی میں ان کی بحالی اور تعمیرِنو کیلئے حکومت ہرممکن کوشش کرے گی۔ بجٹ 19-2018 میں اس مقصد کیلئے 90 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

بجٹ تخمینہ جات 19-2018 (Budget Estimate 2018-19)

جناب اسپیکر!

57۔ اب میں سال 19-2018 کے بجٹ کے حوالے سے کچھ اعداد وشمار پیش کرنا چاہوں گا۔

a) سال 2018-19 میں وفاقی حکومت کی کل آمدن کا تخمینہ 5,661 ارب روپے ہے جو پچھلے سال کے Revised Estimates کے 4,992 ارب روپے سے 13.4% زیادہ ہے۔

b) 2018-19 میں FBR کے محصولات 4,435 ارب روپے ہوں گے جبکہ رواں سال میں اس کا تخمینہ 3,935 ارب روپے ہے۔

c) کل آمدن میں سے صوبائی حکومتوں کا حصہ سال 2017-18 کے Revised Estimates کے 2,316 ارب روپے کے مقابلے میں 2,590 ارب روپے ہے جو کہ تقریباً 11.8 فیصد کا اضافہ ہے۔ صوبائی حکومتیں ان وسائل کو انسانی ترقی اورعوام کے تحفظ پر خرچ کریں گی۔

d) صوبائی حکومتوں کو آمدن میں سے حصہ دینے کے بعد وفاقی حکومت کے پاس موجودہ سال کے 2,676 ارب روپے کے Revised Estimates کے مقابلے میں سال 2018-19 میں 3,070 ارب روپے دستیاب ہوں گے۔

e) سال 2017-18 کے 4,857 ارب روپے کے Revised Estimates کے مقابلے میں سال 2018-19 کے کل اخراجات کا تخمینہ 5,246 ارب روپے لگایا گیا ہے جو کہ پچھلے سال کی نسبت 8 فیصد اضافہ ہے۔

f) قرضوں کی ادائیگی کے لیے سال 2018-19 کے بجٹ میں 1,620 ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ 2017-18 میں اس کے لیے 1,526 ارب روپے تھے۔

g) سال 2017-18 کے 999 ارب روپے کے مقابلے میں دفاعی بجٹ کے لیے 1100 ارب روپے تجویز کیے گئے ہیں۔

h) وفاقی ترقیاتی پروگرام میں سال 2018-19 کے لیے 1030 ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔ موجودہ مالی سال میں PSDP کا نظرثانی شدہ تخمینہ 750 ارب روپے ہے۔

(i اس سال صوبائی Surplus 274 ارب روپے رہنے کی توقع ہے۔ جبکہ آئندہ برس 286 ارب روپے کا تخمینہ ہے۔

(j ان تمام آمدن اور اخراجات کے اندازوں کے مطابق بجٹ خسارہ مالی سال 18-2017 میں GDP کے 5.5 فیصد کے مقابلے میں 19-2018 کے دوران GDP کا 4.9 فیصد ہو گا۔

حصہ دوم

جناب اسپیکر!

58۔ اب میں اپنی تقریر کا دوسرا حصہ پیش کرتا ہوں جو ٹیکس تجاویز پر مبنی ہے۔

جناب اسپیکر!

59۔ انفرادی ٹیکسوں سے متعلق ریلیف اقدامات کا اعلان کرنے سے پہلے میں ان چند اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا جن سے ٹیکس گزاروں کو کاروبار کرنے میں آسانی ہو گی اور tax collectors کے صوابدیدی اختیارات کم ہوں گے۔

60۔ کسی بھی ٹیکس گزار کے لیے ٹیکس آڈٹ ایک مشکل مرحلہ ہے ۔ایسی مثالیں سامنے آئی ہیں جہاں ٹیکس گزاروں کو مسلسل کئی سالوں تک یکے بعد دیگرے audits کا سامنا کرنا پڑتاہے۔compliant ٹیکس گزاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے تمام ٹیکسوں انکم ٹیکس ، سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے آڈٹ کے لیے انتخاب کو risk-based بنا دیا گیا ہے اور اب کسی کو کسی بھی ٹیکس کی مد میں3سال کے اندر ایک سے زیادہ دفعہ آڈٹ کا سا منا نہیں کرنا پڑے گا۔ٹیکس گزاروں کو زحمت سے بچانے کے لیے composite audit کا طریقہ بھی متعارف کرایا جائے گا تا کہ تمام ٹیکس قوانین کے تحت ٹیکس معاملات کا آڈٹ بیک وقت یقینی بنایا جا سکے۔ اس حکمت عملی

سے compliant ٹیکس گزاروں کی حوصلہ افزائی ہو گی اور ٹیکس قوانین کی compliance پر اٹھنے والے اخراجات کم ہوں گے۔

61۔ ماضی میں automatic stay دیے جانے پر tax liability کا 25 فیصد ادا کرنا پڑتا تھا۔اس شرط کو اب نرم کر دیا گیا ہے اور اب ادائیگی کی حد 10% تک کرنے کی تجویز ہے۔توقع کی جاتی ہے کہ اس عمل سے ٹیکس گزاروں کو ٹھوس ریلیف ملے گا۔

62۔ موجودہ قانون کے تحت ADRC کا فیصلہ نہ تو ایف بی آر اور نہ ہی ٹیکس گزار کے لیے تسلیم کرنا لازمی ہے۔ تجویز ہے کہ ADRC کے فیصلے کو ٹیکس گزار اور FBR دونوں کے لیے Binding کردیا جائے اور ADRC کے ارکان کی composition تبدیل کر کے کمیٹی میں ایف بی آر کے نمائندگان کے علاوہ ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ جج اور ٹیکس ماہرین شامل کیے جائیں۔

63۔ اس وقت Sales Tax Act کے تحت کمشنرز اور چیف کمشنرز کے پاس کسی ٹیکس گذار کی premises پر سٹاف تعینات کرنے اور production اور sales مانیٹر کرنے کا اختیار موجود ہے۔ان اختیارات کے غلط استعمال کے حوالے سے شکایات سامنے آئی ہیں۔ چنانچہ کمشنرز اور چیف کمشنرز کے اختیارات واپس لیے جا رہے ہیں اور اب ان اختیارات کا استعمال صرف ایف بی آر ہی sectoral averages میں variations کی ٹھوس شواہد پر کرے گا۔

64۔ اب میں ایوان کے سامنے مزید ریلیف اور ٹیکس اقدامات رکھنا چاہوں جنہیں موجودہ بجٹ میں شامل کرنے کی تجویز ہے۔میں سب سے پہلے انکم ٹیکس اقدامات کا ذکر کروں گا۔

انکم ٹیکس
ریلیف اقدامات

65۔ یہ بات ہمہ گیر طور پر تسلیم کی جاتی ہے کہ ٹیکس ادائیگی سے بچی ہوئی رقم کا ایک بھاری حصہ رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں Invest کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جائیداد کی قدر و قیمت کو اس کی اصل مارکیٹ value سے کم declare کرنے کا رجحان بھی عام ہے۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے، جائیداد کی خرید و فروخت کے سودوں کو ان کی اصل مارکیٹ value کے مطابق declare کرنے اور رئیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کے ذریعے کالے دھن کو سفید کرنے کے عمل کی حوصلہ شکنی کے لیے وزیرِاعظم صاحب نے 5 اپریل 2018ء کو پریس کانفرنس کرتے ہوئے بعض اہم اقدامات کا اعلان کیا تھا جن پر عمل درآمد کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات لیے جانے کی تجویز ہے۔

1) جائیداد کی خرید و فروخت کے سودوں کا اندراج buyer اور seller کی جانب سے declare کی جانے والی value پر کرنے کی تجویز ہے۔

2) ایف بی آر کے notified rates ختم کرنے کی تجویز ہے۔

3) تجویز ہے کہ وفاق کی سطح پر sellers اور purchasers پر عائد ود ہولڈنگ ٹیکس کے بدلے میں purchaser کی جانب سے declare کی گئی value پر 1% adjustable ایڈوانس ٹیکس لاگو کیا جائے۔ تجویز ہے کہ non-filers کو 4 ملین سے زائد declared value والی جائیداد خریدنے کی اجازت نہ دی جائے۔

4) صوبوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ سٹیمپ ڈیوٹی اکٹھا کرنے کے صوبائی ریٹس ختم کر کے buyer اور seller کی جانب سے declare کی جانے والی value پر مجموعی طور پر 1% صوبائی ٹیکس بطور سٹیمپ ڈیوٹی اور کیپٹل ویلیو ٹیکس اکٹھا کریں۔

5) under-declaration اور اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی روک تھام کے لیے تجویز ہے کہ ایف بی آر کو کسی بھی جائیداد کی فروخت کے چھ ماہ کے اندر اندر اس جائیداد کی declared value سے ایک خاص حد تک زیادہ رقم ادا کر کے خریدنے کی اجازت دی جائے جو کہ مالی سال 2018-19 ء کے لیے 100%، مالی سال 2019-20ء کے لیے 75% اور مالی سال 2020-21ء اور بعد کے لیے 50% رکھے جانے کی تجویز ہے۔

6) تجویز ہے کہ مندرجہ بالا اقدامات کے نفاذ کے لیے انکم ٹیکس آرڈی نینس 2001ء میں مناسب و معاون شقیں شامل کی جائیں گی اور تفصیلی طریقہ کار کے متعلق نوٹیفکیشن بعد میں جاری کیا جائے گا۔

سپر ٹیکس کی شرح میں مرحلہ وار کمی

66۔ سپر ٹیکس کا نفاذ 2015ء میں Internally Displaced Persons کی مدد کے لیے کیا گیا تھا جسے 2016ء اور 2017ء میں جاری رکھا گیا۔ بہت سی تنظیموں نے effective ٹیکس ریٹ کم کرنے کے لیے اس ٹیکس کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس وقت یہ ٹیکس 4% کے حساب سے banking companies اور 3% کے حساب سے ان non-banking companies پر لاگو ہے جن کی آمدنی 500 ملین روپے سے زیادہ ہے۔ تجویز ہے کہ سپر ٹیکس مالی سال 2017-18ء کے لیے جاری رکھا جائے تاہم مالی سال 2018-19 ء کے لیے banking اور non-banking companies دونوں کے لیے rate ہر سال 1% کم کر دیا جائے۔

کارپوریٹ ٹیکس ریٹ کو معقول بنانا

67۔ افراد اور AoPs کے لیے ٹیکس کی شرح میں کی گئی کمی کی پالیسی کے مطابق حکومت نے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح میں کمی لانے کے لیے 2018ء کی 30% شرح کو کم کر کے 2023ء تک 25% کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔کارپوریٹ ٹیکس ریٹ 2019ء میں 29% اور بعد ازاں 2023 ء تک ہر سال 1% کی شرح سے کم کیا جائے گا۔

undistributed profits پر لاگو ٹیکس میں کمی

68۔ undistributed profits کے حوالے سے اگر سال کے اختتام کے چھ ماہ کے اندر اندر after-tax profits کا کم از کم 40% حصہ distribute نہیں کیا جاتا ہے تو اس صورت میں accounting profit پر 7.5% کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے ۔کئی پیشہ ورانہ تنظیموں نے ان پابندیوں کو نرم کرنے پر اصرار کیا ہے تا کہ کاروباری ادارے سرمایہ کاری کے لیے آمدنی بچا کر رکھ سکیں۔اس لیے تجویز ہے کہ 7.5% کے حساب سے لاگو ٹیکس کم کر کے 5% کر دیا جائے اور after-tax profits کی لازمی ڈسٹری بیوشن کی شرح کو 40% سے کم کر کے 20% کر دیا جائے۔

رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کے dividends پر عائد ٹیکس کی شرح میں کمی

69۔ رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کے فروغ کے لیے تجویز ہے کہ ٹرسٹ کی جانب سے unit holders کو جاری کردہ dividends پر عائد ٹیکس کی موجودہ 12.5% شرح کو کم کر کے 7.5% کر دیا جائے۔

non-filers کی بنک ٹرانزیکشنز پر عائد ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں کمی

70۔ نان فائلرز کی جانب سے نان کیش banking tranactions پر 0.6% کی شرح سے ٹیکس لاگو ہے۔تجویز ہے کہ 0.6% کی شرح کو کم کر کے 0.4% کر دیا جائے۔

اشیاء اور خدمات کی payment پر tax deduction کی کم از کم threshold میں اضافہ

71۔ موجودہ قانون کے مطابق 10,000 روپے سے زائد مالیت کی خدمات اور25,000 روپے سے زائد مالیت کی اشیاء کی payment پرٹیکس کی کٹوتی لازمی ہے۔گذشتہ سالوں میں افراط زر کے رجحان کے باعث تجویز ہے کہ ٹیکس کٹوتی کے لیے threshold بڑھا کرخدمات کے لیے 30,000 روپے کی payment اور اشیاء کے لیے 75,000 روپے تک کی payment کردی جائے۔

Tax credits ٹیکس سال 2021ء تک دینے کی توسیع

72۔ اس وقت نئی صنعت لگانے، expansion کے لیے مشینری خریدنے اور مشینری کی توسیع اور BMR کے لیے 65B, 65C, 65D اور 65E کی شقوں کے تحت tax credits کی اجازت ہے۔تاہم سرمایہ کاری میں تیزی لانے کے لیے تجویز ہے کہ ان tax credits کے لیے اہلیت کی cut-off date میں 30.06.2021 تک توسیع دے دی جائے۔

Deep Conversion Refineries کے لیے چھوٹ

73۔ Deep conversion refineries کے قیام کے فروغ کے لیے تجویز ہے کہ ایسی refineries جن کی صلاحیت 100,000 بیرل روزانہ ہے، ان کو 10 سال کے لیے انکم ٹیکس کی چھوٹ دے دی جائے۔علاوہ ازیں یہ چھوٹ ان موجودہ refineries کو بھی دی جائے جہاں 100,000 بیرل روزانہ کی capacity والے deep conversions units کی تنصیب سے ان refineries کی capacity کو بڑھایا جارہا ہو۔

کوئلے کی درآمد پر لاگو ٹیکس کی شرح کو معقول بنانا

74۔ آج کل کوئلے کی درآمد پر کمپنیوں پر 5.5% اور افراد جو کمپنیوں کا درجہ نہیں رکھتے، کے لیے 6% کی شرح سے ٹیکس لاگو ہے۔پیداواری لاگت گھٹانے کے لیے تجویز ہے کہ ٹیکس کی شرح کو 4 فیصد تک کم کر دیا جائے۔

فلاحی اداروں کے لیے ٹیکس سے استثنیٰ

75۔ فلاحی ادارے عوام کی بھلائی کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔تجویز ہے کہ SUIT, Aziz Tabba Foundation ، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ اور الشفاء آئی ہاسپٹل کو انکم ٹیکس سے استثنیٰ دیا جائے۔

ریونیو اقدامات

non-filers کے لیے ٹیکسوں کی بلند شرح

76۔ non-filers کے لیے کاروباری لاگت بڑھانے کی غرض سے non-compliant ٹیکس گزاروں پر بلند شرح سے ود ہولڈنگ ٹیکس عائد کرنے کی تجویز ہے۔non-filers کی جانب سے اشیاء کی فروخت پر ودہولڈنگ ٹیکس ریٹس بڑھانے کی تجویز ہے جس کے تحت کمپنی کی صورت میں اشیاء کی فروخت پر موجودہ 7 % ود ہولڈنگ ٹیکس ریٹ بڑھا کر 8 % کرنے اور non-corporate cases کی صورت میں موجودہ 7.75% ود ہولڈنگ ٹیکس ریٹ بڑھا کر 9% کرنے کی تجویز ہے۔

Tax filers کی تعداد کو بحال رکھنا

77۔ قابل ٹیکس آمدنی کی حد میں 1.2 ملین روپے تک اضافہ کرنے کی وجہ سے گوشوارے جمع کرانے والوں کی تعداد میں کافی کمی واقع ہوگی ۔اس لیے تجویز ہے کہ 400,000 سے 800,000 روپے کی آمدنی پر 1000 روپے اور 800,000 سے 1,200,000 روپے آمدنی پر 2000 روپے کا برائے نام انکم ٹیکس عائد کر دیا جائے۔

سیلز ٹیکس
ریلیف اقدامات

جناب سپیکر!

78۔ اب میں ان ریلیف اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا جنہیں موجودہ بجٹ میں سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز قوانین میں متعارف کرائے جانے کی تجویز ہے ۔

قرآن پاک کی طباعت میں استعمال ہونے والے کاغذ پر سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ

79۔ قرآن پاک کی طباعت میں استعمال ہونے والے کاغذ پر کسٹم ڈیوٹی کے ساتھ سیلز ٹیکس کی چھوٹ کی تجویز ہے۔ یہ چھوٹ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے علاوہ قرآن پاک کے رجسٹرڈ ناشران کو بھی میسر ہوگی۔

LNG کی امپورٹ پر Value Addition Tax میں چھوٹ

80۔ LNG کی درآمد پر 3% کی شرح سے Value Addition Tax لاگو ہے۔اس سیکٹر کو ریلیف دینے کی خاطر تجویز ہے کہ LNG پر 3% کی شرح سے لاگو ویلیو ایڈیشن ٹیکس کو ختم کر دیا جائے۔علاوہ ازیں Gas distribution companies کے cash flow کے مسائل کے حل کے لیے تجویز ہے کہ LNG کی امپورٹ اور RLNG کی سپلائی پر موجودہ 17% کی شرح سے عائد سیلز ٹیکس کم کر کے 12% کر دیا جائے۔

ڈیری، لائیو سٹاک اور زراعت کے لیے سیلز ٹیکس کی چھوٹ

81۔ یوریا کھاد پر 5% کی شرح سے سیلز ٹیکس لاگو ہے جبکہ DAP کھاد پر سیلز ٹیکس کی شرح 100 روپے فی بوری ہے ۔ دیگر کھادیں جن میں NP,NPK,SSP اور CAN شامل ہیں، اُن پر بھی Fixed شرح سے سیلز ٹیکس عائد ہے۔زرعی شعبے میں growth کو فروغ دینے کے لیے ہر قسم کی تمام کھادوں پر سیلز ٹیکس کی شرح کو 3 فیصد تک کم کرنے کی تجویز ہے۔مزید براں کھاد کے کارخانوں کو feed stock کے طور پر گیس کی فراہمی پر عائد سیلز ٹیکس کی شرح کو 10% سے کم کرکے 5 % کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ fertilizers manufacturers کی جانب سے feed stock کے طور پر استعمال کی جانے والی LNG کی امپورٹ پر عائد 5% سیلز ٹیکس کو مکمل ختم کرنے کی تجویز ہے۔

82۔ ماہی پروری کے فروغ کے لیے fish feed پر عائد 10% سیلز ٹیکس مکمل ختم کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح ڈیری فارموں کے لیے پنکھوں اور animal feed کی تیاری پر عائد سیلز ٹیکس کی چھوٹ کی بھی تجویز ہے۔اس کے علاوہ زرعی مشینری پر سیلز ٹیکس کی عائد شرح کو 7% سے کم کر کے 5 % کرنے کی تجویز ہے۔امید ہے کہ ان مجوزہ اقدامات سے ہماری زراعت، ڈیری اور لائیو سٹاک سیکٹرز پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

Computer parts پر سیلز ٹیکس

83۔ اس وقت ذاتی استعمال کے کمپیوٹرز، Laptops اور notebooks پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ ہے تاہم computer parts پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ نہیں ہے ۔مقامی طور پر laptops اور کمپیوٹرز کی assembling اور manufacturing کے فروغ کے لیے تجویز ہے کہ ان کی تیاری اور assembling میں استعمال ہونے والے 21 اقسام کے پرزہ جات کی درآمد پر سیلز ٹیکس سے مکمل

استثنیٰ دیا جائے۔

سٹیشنری items پر zero rating

84۔ Stationery items کو Sales Tax Act 1990 کے Fifth Schedule کے تحت zero rated کیا گیا تھا جسے بعد ازاں فنانس ایکٹ 2016 کے ذریعے واپس لے لیا گیا۔ تجویز ہے کہ سٹیشنری کے لیے زیرو ریٹنگ بحال کر دی جائے تاکہ مقامی سٹیشنری سیکٹر کو فروغ ملے اور مقامی stationery items کی قیمتوں میں کمی لائی جا سکے۔

Electronic fiscal devices کے ذریعے سیلز ٹیکس مانیٹرنگ

85۔ چمڑے اور کپڑے کی finished products کے retailers اور end consumers کو فراہمی اور اس کے علاوہ finished fabric بشمول قالین اور چمڑا وغیرہ کی supplies پر 6% کی شرح سے سیلز ٹیکس عائد ہے۔ 6% کی شرح کے حساب سے سیلز ٹیکس ٹیکسٹائل اور چمڑے کے ready to use articles کی درآمد پر بھی عائد ہے۔ automation اور revenue generation کو فروغ دینے کے لیے تجویز ہے کہ 6% کی شرح سے عائد سیلز ٹیکس کو ان Registered persons کے لیے برقرار رکھا جائے جو ایف بی آر کے online نظام سے منسلک ہوں ۔تاہم دیگر افراد کے لیے مندرجہ بالا اشیاء کی supply کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل اور چمڑے کی finished goods کی امپورٹ پر 9% کی شرح سے سیلز ٹیکس عائد کرنے کی تجویز ہے ۔

Second hand clothing اور footwear کی ویلیو ایڈیشن ٹیکس سے استثنیٰ

86۔ اس وقت سیکنڈ ہینڈ worn clothing اور footwear کی امپورٹ پر 3% کی شرح سے value addition tax عائد ہے۔کم آمدنی والے طبقے کی سہولت کے لیے second hand clothing اور footwear کو value addition tax سے استثنیٰ کی تجویز ہے۔

سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
ریونیو اقدامات

جناب سپیکر!

87۔ سیلز ٹیکس کی base اور documentation of economy کے فروغ کے لیے further ٹیکس کی موجودہ شرح کو 2% سے بڑھا کر 3% کرنے کی تجویز ہے۔ اس اقدام سے نہ صرف undocumented economy کی حوصلہ شکنی ہوگی بلکہ محاصل میں بھی خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔

سگریٹوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے کی تجویز

جناب سپیکر!

88۔ سگریٹوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی موجودہ شرح کو بڑھا کر tier-I سگریٹ پر 3964، tier-II سگریٹ پر 1770 اور tier -III سگریٹ پر 848 روپے مقرر کرنے کی تجویز ہے۔

کسٹم

سہولتی اقدامات

89۔ اب کسٹمز سے متعلقہ سہولتی اقدامات ایوان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

زراعت، ڈیری اور پولٹری سیکٹر کے لیے ریلیف

90۔ لائیو سٹاک پاکستان کے زرعی شعبے کا سب سے بڑا ذیلی سیکٹر ہے۔ اس شعبے سے ملک کے دیہاتی علاقوں میں لاکھوں لوگوں کو روزگار اورروزی ملتی ہے۔ غربت مٹانے کے لیے حکومتی کوششوں میں اس سیکٹر کو استحکام دینا ایک اہم پہلو ہے۔اس اہم سیکٹر میں ترقی کو برقرار رکھنے اور مزید سہولت فراہم کرنے کے لیے تجویز ہے کہ:

a) افزائش کے لیے بیلوں کی import پر عائد 3 فیصد کسٹم ڈیوٹی واپس لے لی جائے۔

b) اس وقت livestock سیکٹر میں استعمال ہونے والی feeds کی امپورٹ پر کسٹم ڈیوٹی کی دستیاب رعایتی شرح کو 10 فیصد سے مزید کم کر کے 5 فیصد کرنے اور ڈیری فارمز میں استعمال ہونے والے پنکھوں کو Corporate Dairy Association کے ارکان کو 3 فیصد کی رعایتی شرح پر فراہم کرنے کی تجویز ہے۔اس عمل سے inputs پر اٹھنے والے اخراجات کم ہوں گے اور کاروبار کو مزید پھیلاؤ دینے میں مدد ملے گی۔پولٹری سیکٹر کے حوالے سے Vitamin B12 (feed grade), vitamin premix, growth prometers premix, اور V itamin H2 (feed grade) کی امپورٹ پر دستیاب کسٹم ڈیوٹی کی رعایتی شرح کو پولٹری فیڈ کے رجسٹرڈ

manufacturers کے لیے 10 فیصد سے مزید کم کر کے 5 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

صحت کے شعبے کے لیے ریلیف

91۔ صحت کا شعبہ حکومت کے لیے ہمیشہ اولین ترجیح کا حامل رہا ہے۔مریضوں کو معیاری اور سستا علاج فراہم کرنے کے لیے پہلے ہی کافی ترغیبات فراہم کی گئی ہیں ۔پچھلے سالوں کی طرح، اس سال بھی اس سیکٹر کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کی تجویز ہے۔

(i) بچوں میں جسمانی اور ذہنی نشونما میں کمی کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے عالمی شراکت کاروں کے تعاون سے food fortification program چل رہا ہے۔اس پروگرام کے تحت فلور ملیں عوام کو فروخت کیے جانے والے آٹے میں اہم micronutrients یعنی Folic Acid، Vitamen B12 اور Zinc وغیرہ ملائیں گی۔ تاہم آٹے میں ان اہم micronutrients کی مناسب مقدار شامل کرنے کو یقینی بنانے کے لیے تجویز ہے کہ microfeeder equipment کی امپورٹ پر عائد 3 فیصد کسٹم ڈیوٹی واپس لے لی جائے۔

(ii) پاکستان میں کینسر کے مرض کے علاج کی مد میں سہولت دینے کے لیے حکومت نے درآمدی سطح پر ادویات پر کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ دے دی ہے تاہم ایک واحد دوائی Tasigna تھی جس پر عائد 5 فیصد کسٹم ڈیوٹی کو بھی واپس لینے کی تجویز ہے۔

(iii) تجویز ہے کہ corrective eyesight glasses پر عائد کسٹم ڈیوٹی کی 11 فیصد شرح کو کم کر کے 3 فیصد کر دیا جائے۔

(iv) خیراتی اداروں اور ہسپتالوں کو مشینری اور آلات کی ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت

ہے۔ تاہم ان کی disposal کے لیے کوئی طریقہ کار وضع نہیں ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے تجویز ہے کہ اگر درآمد کیے جانے کے 7 سالوں کے اندر ان اشیاء کو dispose of کر دیا جاتا ہے تو ان اشیاء پر عائد شدہ پوری ڈیوٹی اور ٹیکس لیے جائیں گے، جبکہ سات سالوں کے بعد ان پر کوئی ڈیوٹی اور ٹیکس نہیں لیے جائیں گے۔

Value added exports کی حوصلہ افزائی

92۔

(i)۔ Exporters کو سہولت دینے کے لئے مختلف وزارتوں کے مشورے سے ایسے خاص خام مال Identify کیے گئے ہیں جو کہ برآمدی شعبوں میں استعمال ہو تے ہیں۔ لہٰذا یہ تجویز دی جاتی ہے کہ 104 قسم کے خام مال پر موجودہ کسٹمز ڈیوٹی کی شرح سے چھوٹ دے دی جائے جبکہ 28 قسم کے خام مال پر موجودہ کسٹمز ڈیوٹی کی شرح کو کم کر دیا جائے۔

(ii) Synthetic filament tow of acrylic or modacrylic پر کسٹمز ڈیوٹی کی 11% کی شرح کو واپس لیا جا رہا ہے اور اس کو وزیراعظم کے برآمدی Package میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(iii) چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء ملک کے برآمدی شعبے کا نمایاں حصہ ہیں اور عالمی منڈی میں ان کی بہت مانگ ہے۔

93۔ اس چیز کو سمجھتے ہوئے یہ تجویز دی جا رہی ہے کہ tanned اور wet blue کھالوں کے رجسٹرڈ leather tanning sector کی طرف سے درآمد کرنے پر عائد کسٹمز ڈیوٹی کو واپس لے لیا جائے۔

Import Substitution and employment Generation

94۔ اس وقت Finished Products اورزیادہ تر خام مال 20% ڈیوٹی پر امپورٹ کیا جاتا ہے۔ تجویز ہے کہ Liquid packing industry کے خام مال پر کسٹم ڈیوٹی کم کر دی جائے۔

95۔ Optical Fiber Cable کی درآمد پر regulatory duty 20% سے کم کر کے 10% کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ Optical Fiber Cable کے دیگر خام مال پر کسٹم ڈیوٹی 5% تک کم کرنے کی تجویز ہے۔

Manaufacturing Sector کو سہولت۔

96۔ مقامی manaufacturing sector کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ اُن کو خام مال جو کہ، مقامی طور پر مہیا نہیں ہے مناسب ریٹ پر مہیا کیا جائے، اس حوالے سے تجاویز درج ذیل ہیں۔

(i) Acetic Acid مقامی طور پر نہیں بنایا جاتا جبکہ یہ خوراک کے شعبے اور کئی دیگر Industries میں کثرت سے خام مال کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ Acetic Acid پر کسٹم ڈیوٹی 20% سے کم کر کے 16% کر دی جائے۔

(ii) مقامی Industry کی ترقی کے لیے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ پلاسٹر کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کی 16% کی شرح کو کم کرکے 11% کر دیا جائے کیونکہ یہ Plaster of Paris Bandage بنانے کے کام آتی ہے۔

(iii) Carbon Black rubber grade جو کہ tyres بنانے میں خام مال کے طور پر استعمال ہوتا ہے کسٹم ڈیوٹی کی 20% کی شرح پر برآمد کیا جاتا ہے۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ Cabron Black rubber grade پر کسٹم ڈیوٹی کی شرح 20% سے کم کر کے 16% کر دی جائے۔

(iv) اس وقت silicon electrical steel sheets ٹرانسفارمرز بنانے کے لیے 10% کسٹمز ڈیوٹی کے رعایتی نرخوں پر درآمد کی جاتی ہے۔ ٹرانسفارمر بجلی کی فراہمی اور تقسیم کے نظام کا ایک بہت اہم حصہ ہے۔ بجلی کے نظام کو بہتر کرنے کے لیے اور مقامی manaufacturing costs کو کم کرنے کے لیے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ silicon electrical steel sheets پر کسٹمز ڈیوٹی کے 10% کے رعایتی نرخوں کو مزید کم کر کے 5% کر دیا جائے۔

سیاحت کا فروغ

97۔ پچھلے چند سالوں میں مقامی سیاحت کا حجم ان علاقوں میں قابل ذکر حد تک بڑھ گیا ہے جہاں ماضی میں سیکیورٹی حالات کی بنا پر لوگوں کی آمد کم تھی۔ اِن میں خاص طور پر شمالی علاقہ جات شامل ہیں۔اگرچہ یہ ملک عمدہ سیاحتی مقامات سے مالا مال ہے تاہم ان علاقوں میں ہوٹل کی سہولیات بہت کم ہیں۔اسی طرح ہوٹلز کی تعمیر میں وقت اور سرمائے کی بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن ایک آسان اور سود مند راستہ prefabricated hotel rooms کی تعمیر ہے۔ اس لیے تجویز ہے کہ prefabricated structures complete rooms کی import پر کسٹم ڈیوٹی 20 فیصد سے کم کر کے 11 فیصد کر دی جائے تاکہ پہاڑی علاقوں بشمول AJK اور گلگت بلتستان اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں نئے hotels/motels قائم کیے جا سکیں۔

قابلِ تجدید توانائی کے لیے اقدامات

98۔ حکومت زندگی کے ہر شعبے میں متبادل توانائی متعارف کرانے کے لیے کوشاں ہے تاکہ fossil fuels پر انحصار میں کمی لائی جا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کی تجویز ہے۔

(i) ماحول دوست بجلی کی گاڑیوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے موزوں انفرا سٹرکچر کی تعمیر کے لیے ایک enabling fiscal environment کی بہت ضرورت ہے۔اس لیے بجلی کی گاڑیوں کے لیے charging stations پر عائد 16 فیصد کسٹم ڈیوٹی واپس لینے کی تجویز ہے۔

(ii) بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کی import پر عائد کسٹم ڈیوٹی کی شرح 50 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد کرنے اور 15 فیصد ریگو لیٹری ڈیوٹی کی چھوٹ دینے کی تجویز ہے۔مقامی طور پر الیکٹرک گاڑیوں کی اسمبلی کے لیے CKD kits کی 10 فیصد کی رعایتی شرح پر امپورٹ کرنے کی تجویز ہے۔

(iii) LED توانائی بچانے کا ایک فعال متبادل ذریعہ ہے اس لیے ان کی پاکستان میں مقامی طور پر manufacturing کے لیے مخصوص LED parts اور components پر عائد 5 فیصد کسٹم ڈیوٹی واپس لینے کی تجویز ہے۔

ریونیو اقدامات

جناب سپیکر!

99۔ مالی سال 19-2018 کے ریونیو اہداف کی تکمیل کے لیے ریونیو اقدامات کی ضرورت

پڑے گی تاکہ مجموعی fiscal deficit کو مناسب حد تک برقرار رکھا جا سکے۔اس مقصد کے حصول کے لیے موجودہ ٹیرف slabs میں بھاری تبدیلیوں کی بجائے ایک restrictive اور narrower مداخلت کی ضرورت ہے۔اسی لیے تجویز ہے ایڈیشنل کسٹمز ڈیوٹی کی موجودہ 01 فیصد شرح کو بڑھا کر 02 فیصد کر دیا جائے۔اس سلسلے میں پلانٹ اور مشینری، privileged personnel اور اداروں کی جانب سے کی گئی imports اور export promotion regimes وغیرہ کو چھوٹ میسر ہو گی۔

حصہ سوئم

ریلیف اقدامات

جناب اسپیکر!
بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام

100۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام پاکستان کا سب سے بڑا Safety Net پروگرام ہے۔ جب جون 2013 میں ہماری حکومت نے اقتدار سنبھالا تو BISP کے ذریعے 37 لاکھ خاندانوں کو مالی معاونت فراہم کرنے کے لیے 40 ارب روپے رکھے گئے تھے۔ اس پروگرام کے تحت 2013 میں سہ ماہی بنیاد پر محض 3 ہزار روپے وظیفہ مقرر تھا۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اس فنڈ کے لیے گرانٹ میں مالی سال 2017-18 کے دوران نہ صرف 113 ارب روپے تک اضافہ کیا بلکہ فی خاندان سہ ماہی وظیفہ 3,000 روپے سے بڑھا کر 4,834 روپے کر دیا۔ اس حوالے سے Benificiaries کی تعداد بھی دسمبر 2017 تک بڑھا کر 56 لاکھ کر دی گئی ہے۔ BISP کے لیے مختص فنڈز کو سال 2018-19 میں مزید 124.7 ارب روپے تک بڑھا دیا گیا ہے۔

National Poverty Graduation پروگرام

101۔ حکومت نے غریب اور انتہائی غریب افراد خصوصاً خواتین اور نوجوانوں کو غربت سے باہر

نکالنے اور ان کی معاشی اور سماجی ترقی کی غرض سے BISP سے گرانٹ حاصل کرنے والوں کے لیے تقریباً 10 ارب روپے سے زائد رقم سے National Poverty Graduation پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت BISP سے مستفید ہونے والے افراد کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لیے یک مشت 50 ہزار روپے کی مالی گرانٹ دی جائے گی۔

Pakiatan Poverty Alleviation Fund

102۔ گزشتہ 5 سالوں کے دوران موجودہ حکومت نے Poverty Alleviation Fund کے لیے 20 ارب روپے مہیا کئے ہیں۔ مالی سال 19-2018 کے دوران فنڈ کے لیے 688 ملین روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فنڈ پاکستان کے 45 اضلاع میں بڑی کامیابی سے Prime Minister's Interest Free Loan اسکیم پر عمل درآمد کر رہا ہے جس کے لیے حکومت نے پہلے ہیں 4 ارب روپے فراہم کیے ہیں اور آئندہ مالی سال کے لئے مزید 3.5 ارب روپے فراہم کیے جا رہے ہیں۔

بیوہ قرضداروں کے لیے سہولت:

103۔ اس اسکیم کا آغاز مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 1991 میں کیا جس کے تحت حکومت نے HBFC سے قرضہ حاصل کرنے والی بیواؤں کے قرضہ جات کی ساڑھے تین لاکھ روپے تک کی ادائیگی خود کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ اسکیم 19-2018 میں بھی جاری رہے گی۔ اور اس میں قرض کی حد بڑھا کر 6 لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے مناسب رقم بجٹ میں مختص کی جا رہی ہے۔

سرکاری ملازمین کیلئے مراعات

104۔ ہماری حکومت نے گذشتہ 5 سالوں کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہ اور پنشن میں مسلسل اضافہ کیا ہے۔ مالی مجبوریوں کے باوجود سرکاری ملازمین اور پنشنرز کے لئے مزید ریلیف دیا جا رہا ہے جبکہ اس سال افراطِ زر کی موجودہ شرح 3.8 فیصد ہے۔

(a) یکم جولائی 2018 سے سول اور فوجی ملازمین کیلئے 10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دیا جا رہا ہے۔

(b) تمام پنشنرز کیلئے بھی یکساں 10 فیصد اضافہ تجویز کیا جا رہا ہے۔

(c) سرکاری ملازمین کیلئے بڑے شہروں میں رہائش ایک سنگین مسئلہ ہے اس لئے House Rent Ceiling کی حد میں 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

(d) اسی طرح House Rent الاؤنس میں بھی 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

(e) کم آمدن والے پنشنرز کی مشکلات کے پیشِ نظر پنشن کی کم سے کم حد کو 6 ہزار سے بڑھا کر 10ہزار کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح فیملی پنشن کو بھی 4500 روپے سے بڑھا کر 7500 روپے کیا جا رہا ہے۔

(f) 75سال سے زائد عمر کے پنشنرز کی کم از کم پنشن 15,000 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے۔

(g) سٹاف کار ڈرائیور اور Dispatch Riders کے لیے Overtime الاؤنس کو 40روپے فی گھنٹہ سے بڑھا کر 80 روپے فی گھنٹہ کیا جا رہا ہے۔

(h) حکومت نے سرکاری ملازمین کو گھر، گاڑی اور موٹر سائیکل خریدنے کیلئے دیئے جانے والے ایڈوانس کی مد میں 12 ارب روپے مختص کئے ہیں۔

(i) Senior Officers Performance Allowance کیلئے 5ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔ اس کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

105۔ ان تمام تجاویز کا مجموعی مالی تخمینہ 69 ارب روپے ہے۔

جناب اسپیکر!

106۔ ہم نے گذشتہ پانچ سال عوام کی خدمت اور صرف خدمت کی ہے ہم نے نیک نیتی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں۔ اگر آج ہمیں کامیابی ملی ہے تو ہماری کوشش کے ساتھ اللہ کا کرم اور عوام کا تعاون بھی شامل تھا۔ ہم نے بڑی حد تک ان وعدوں کی تکمیل کی جو 2013 میں ہم نے قوم سے کیے۔ آج پاکستان ترقی اور خوش حالی کی ایک نئی منزل پر کھڑا ہے ہمیں شاید اس کی سزا بھی ملی۔ مگر کوئی بھی عوام کے ساتھ ہمارے رشتے کو نہیں توڑ سکا۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خونچکاں
حالانکہ اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

جناب اسپیکر!

107۔ پاکستان دنیا کا چھٹا بڑا ملک اور ایک ابھرتی ہوئی مضبوط معیشت ہے۔ قدرت نے اس ملک کو کثیر وسائل سے مالا مال کیا ہے اور اب ہم نے وہ ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے کہ جس سے ہماری با صلاحیت بیٹیاں اور بیٹے اس ملک کو ایک عظیم تر ملک بنا سکتے ہیں ۔ جیسا کہ عظیم شاعر علامہ محمد اقبال نے کہا ہے کہ:

تو اے اسیرِ مکاں لا مکاں سے دور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خاکداں سے دور نہیں
فضا تری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے
قدم اٹھا یہ مقام آسماں سے دور نہیں

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو
پاکستان پائندہ باد
☆☆☆☆